روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 22 مئی 2CCCء- 17 صفر المظفر 1421 ہجری- 22 ہجرت 1379 ہش جلد 5C-85 نمبر 114

اطاعت کے پیکر

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے امیر کی اطاعت کے بارہ میں پوچھا گیا تو فرمایا۔

اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ تمہیں یہ معاملہ کس طرح سمجھاؤں کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو ابھی آپ ایک ہی بار حکم دیتے تھے اور ہم فوراً اسے بجا لاتے تھے اور یاد رکھو تم بھی اس وقت تک خیر کی حالت میں رہو گے جب تک اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے رہو گے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب عزم الامام علی الناس۔ حدیث 2743)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صوفیوں نے ترقیات کی دو راہیں لکھی ہیں ایک سلوک دوسرا جذب۔ سلوک وہ ہے جو لوگ آپ عقل مندی سے سوچ کر اللہ و رسول کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا (-) اگر تم اللہ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرو۔ وہ ہادی کامل وہی رسول ہیں جنہوں نے وہ مصائب اٹھائیں کہ دنیا اپنے اندر نظیر نہیں رکھتی۔ ایک دن بھی آرام نہ پایا۔ اب پیروی کرنے والے بھی حقیقی طور سے وہی ہوں گے جو اپنے متبوع کے ہر قول و فعل کی پیروی پوری جدوجہد سے کریں۔ متبع وہی ہے جو سب طرح پیروی کرے گا۔ سہل انگار اور سخت گذار کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں آوے گا۔ یہاں جو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا تو سالک کا کام یہ ہونا چاہئے کہ اول رسول اکرم کی مکمل تاریخ دیکھے اور پھر پیروی کرے۔ اسی کا نام سلوک ہے۔ اس راہ میں بہت مصائب و شدائد ہوتے ہیں۔ ان سب کو اٹھانے کے بعد ہی انسان سالک ہو جاتا ہے۔

اہل جذب کا درجہ سالکوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلوک کے درجہ پر ہی نہیں رکھتا بلکہ خود ان کو مصائب میں ڈالتا اور جاذبۂ ازلی سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ (-) جس وقت انسانی روح کو مصائب کا مقابلہ ہوتا ہے۔ ان سے فرسودہ کار اور تجربہ کار ہو کر روح چمک اٹھتی ہے۔ جیسے کہ لوہا یا شیشہ اگرچہ چمک کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے لیکن صیقلوں کے بعد ہی مجلّٰی ہوتا ہے حتیٰ کہ اس میں منہ دیکھنے والے کا منہ نظر آ جاتا ہے۔ مجاہدات بھی صیقل کا ہی کام کرتے ہیں۔ دل کا صیقل یہاں تک ہونا چاہئے کہ اس میں سے بھی منہ نظر آ جاوے۔ منہ کا نظر آنا کیا ہے؟ تخلقوا باخلاق اللہ کا مصداق ہونا۔ سالک کا دل آئینہ ہے جس کو مصائب شدائد اس قدر صیقل کر دیتے ہیں کہ اخلاق النبی اس میں منعکس ہو جاتے ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب بہت مجاہدات اور تزکیوں کے بعد اس کے اندر کسی قسم کی کدورت یا کثافت نہ رہے تب یہ درجہ نصیب ہوتا ہے۔ ہر ایک مومن کو ایک حد تک ایسی صفائی کی ضرورت ہے۔ کوئی مومن بلا آئینہ ہونے کے نجات نہ پائے گا۔ سلوک والا خود یہ صیقل کرتا ہے اپنے کام سے مصائب اٹھاتا ہے لیکن جذب والا مصائب میں ڈالا جاتا ہے۔ خدا خود اس کا مصقل ہوتا ہے اور طرح طرح کے مصائب و شدائد سے صیقل کر کے اس کو آئینہ کا درجہ عطا کر دیتا ہے۔ دراصل سالک و مجذوب دونوں کا ایک ہی نتیجہ ہے۔ سو متقی کے دو حصہ ہیں سلوک و جذب۔

(ملفوظات جلد اول ص 26-27)

سیکرٹریان / والدین واقفین نو متوجہ ہوں

○ ہر واقف نو بچے اور بچی کی انفرادی فائل کی تکمیل ایک نہایت ضروری امر ہے تکمیل فائل کے لئے ٹارگٹ جون 2000ء مقرر کیا گیا ہے۔

براہ مہربانی کوشش کریں کہ جون 2000ء تک ہر بچے کی فائل ممکنہ حد تک مکمل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

○ فائل کی تکمیل کے لئے درج ذیل کاغذات کی ضرورت ہے۔

1۔ وقف نو میں منظوری کا خط۔ (اگر موجود ہو تو)

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ۔ (اپنے علاقہ کی ٹاؤن کمیٹی یا یونین کونسل وغیرہ میں بچے کی پیدائش کا اندراج کروائیں اور برتھ سرٹیفکیٹ حاصل کریں)

3۔ "ب" فارم کی کاپی۔ (شناختی کارڈ کے لئے اس کو مکمل کروائیں)

4۔ حفاظتی ٹیکوں کا کارڈ۔ (اگر موجود ہو تو)

5۔ سکول کی پراگریس رپورٹس و دیگر اہم کاغذات (ان میں بچے کے سکول کے سالانہ نتائج محفوظ کریں اگر سکول کا نتیجہ میسر نہ ہو سکتا ہو تو سادہ کاغذ پر یہ نتیجہ تحریر کر کے فائل میں محفوظ کر لیں۔ اسی طرح بچے کے بارے میں اگر کوئی امر قابل ذکر سمجھتے ہوں تو وہ بھی محفوظ کر لیں مثلاً بچہ تقریر اچھی کرتا ہے یا نظم اچھی پڑھتا ہے یا کھلاڑی اچھا ہے وغیرہ) (وکالت وقف نو)

تبدیلی فون نمبرز دفتر خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

○ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے فون نمبرز تبدیل ہو گئے ہیں نئے نمبرز یہ ہیں۔
213700 - 213600

کچھ عرصہ قبل احباب ربوہ کی سہولت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے حفاظتی نقطہ نظر سے گھروں میں لٹکانے کے لئے کارڈز بعنوان "نہایت ضروری ہدایات" تقسیم کئے گئے تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کارڈز پر بھی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے نئے نمبرز تحریر فرمالیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 101

نشر:-22-اکتوبر1999ء

مچھلیاں

حضور ایدہ اللہ نے مچھلیوں کی تصاویر دکھاتے ہوئے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی چیزیں سمندر میں بنائی ہیں- انسان کو پانی میں ڈالیں تو کہتا ہے کہ مجھے باہر نکالو میں مرجاؤں گا- مچھلی کو پانی سے باہر نکالیں تو وہ پانی کے بغیر مرجاتی ہیں- اللہ کی شان ہے اس نے کمال کمال چیزیں بنائی ہیں-

مچھلیوں میں ڈولفن مچھلی انسان کی دوست ہے- اور شارک مچھلی انسان کی دشمن ہے- اگر شارک مچھلی انسان پر حملہ کرے تو یہ آکر شارک مچھلی کو زور سے ٹکر مارتی ہے ایسی ٹکر مارتی ہے کہ اس کے ہوش اڑا دیتی ہے- اگر شارک دوبارہ حملہ کرے تو دوبارہ زور سے ٹکر مارتی ہے دوسری طرف سے ایک اور ڈولفن ٹکر مارتی ہے-

پھول

پھول ہالینڈ میں بہت کاشت ہوتے ہیں- ہالینڈ والے امریکہ اور دوسرے ملکوں میں بیچتے ہیں- جس سے ہالینڈ والے ایک بلین سے بھی زیادہ سالانہ کماتے ہیں- ایک لاکھ ایکڑ تک لگایا جاتا ہے میلوں میل پھول ہی پھول ہوتے ہیں- دنیا میں ایکسپورٹ کرتے ہیں- بڑی ہوشیار قوم ہے-

لطیفہ

ایک شخص مٹھائی کی دوکان پر گیا اور ایک کلو لڈو پیک کروائے تھوڑی دیر بعد کہنے لگا- مجھے لڈو نہیں بلکہ ایک کلو برفی درکار ہے- چنانچہ حلوائی نے لڈو واپس لے لئے اور ایک کلو برفی دے دی-

گاہک برفی لے کر چلنے لگا تو حلوائی نے کہا بھائی پیسے تو دیتے جاؤ گاہک نے کہا پیسے کس چیز کے؟ حلوائی نے کہا برفی کے-

گاہک کہنے لگا بھائی وہ تو میں نے لڈو دے کرلی ہے- اس لئے پیسے کس چیز کے- حلوائی نے کہا اچھا تو پھر لڈوؤں ہی کے دے دو-

لڈو تو میں نے واپس کر دیئے ہیں اس لئے پیسے کس چیز کے دوں گاہک نے جواب دیا-

نگر

بستی‘ شہر اور جگہ کو کہتے ہیں- ڈھاکہ کا پہلا نام جہانگیر نگر تھا- جہانگیر مغل بادشاہ تھا- جب اس کے خلاف بغاوت ہوئی- جب اس کی حکومت ختم ہوگئی تو غصہ میں انہوں نے جہانگیر نگر بدل دیا اور ڈھاکہ رکھ دیا-

ربوہ کے پاس ایک احمد نگر ہے اس میں کافی احمدی ہیں- بنگلہ دیش میں بھی بہت سارے نگر ہیں بنگلہ دیش میں پونجا گڑھ کے پاس ایک احمد نگر ہے سندھ میں ایک احمدی گاؤں ہے جس کا نام محمد نگر ہے- یہ بڑا گاؤں ہے- اس کے پاس ایک چھوٹا گاؤں جس کا نام احمد نگر ہے اس کے سائے کے نیچے ہے-

غزل

مرا مُغنّی‘ وہ میرا مُطرِب‘ یہ کیسا نغمہ سنا گیا ہے
جو آنسوؤں سے نہ بجھ سکے گی‘ وہ آگ دل میں لگا گیا ہے

بھرے چمن کو وہ اس طرح بجلیوں کی زد سے بچا گیا ہے
تھا ایک شعلہ نفس جو طائر‘ نشیمن اپنا جلا گیا ہے

سروں سے باندھے ہوئے کفن کو چلے ہیں عُشّاق اس گلی میں
سجے گی دارورسن کی محفل‘ یہ قریہ قریہ سنا گیا ہے

ہر ایک جانب سے کھا کے پتھر بدن پہ اپنے جو ہنس رہا تھا
وہ دیکھ کر تم کو رو پڑا ہے‘ نہ جانے کیا یاد آ گیا ہے

مجھے تو میرے ہی کارواں کے غبار نے ہی چھپا لیا تھا
میں کس سے پوچھوں کوئی بتاؤ کہاں مرا کارواں گیا ہے

سنا ہے بزم طرب میں اس کی‘ جو نام میرا لیا کسی نے
تو اس کی آنکھوں میں دوستو اک ستارہ سا جھلملا گیا ہے

نہ کوئی شیدائے رنگ و نکہت‘ نہ بلبلوں کو گلوں سے رغبت
وہ تندو تیز اک ہوا کا جھونکا‘ چمن میں کیا گل کھلا گیا ہے

مجھے یقیں ہے پہنچ سکے گا نہ اپنی منزل پہ عمر بھر وہ
جو چھوڑ کر راہ عاشقی میں حضورؐ کا نقشِ پا گیا ہے

وہ تیرا محمود‘ دل شکستہ‘ وہ تیرا دیوانہ‘ تیرا عاشق
تری گلی میں وہ تیرے در پر ابھی لگا کر صدا گیا ہے

ڈاکٹر محمود الحسن

رپورٹ: داؤد احمد صاحب

دہلی کے عالمی بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کا سٹال

جماعت احمدیہ دہلی نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بار بھی چودھویں عالمی بک فیئر میں شاندار طریق پر اپنا اسٹال لگایا- یہ بک فیئر 5 تا 13- فروری نئی دہلی کے پرگتی میدان میں منعقد کیا گیا- اس میں لگ بھگ 1400 نمائندوں نے شرکت اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں زائرین اسے دیکھنے آتے رہے- اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو گیٹ کے نزدیک ایک اچھے ہال میں اسٹال ملا تھا جس کی وجہ سے تمام دنوں کثیر تعداد میں لوگ صبح سے شام تک اسٹال میں آتے رہے- پچاس زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے تھے جو لوگوں کی کشش کا سبب بنے رہے- اس کے علاوہ متعدد زبانوں میں منتخب آیات اور منتخب احادیث نے لوگوں کو کافی متاثر کیا- اردو‘ ہندی‘ انگریزی اور دیگر زبانوں کی متعدد مختلف کتب کثیر تعداد میں رکھی گئی تھیں- 6000 سے زائد لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا- جو لوگوں نے اپنی پسند اور دلچسپی سے خود ہی حاصل کیا- اس موقع کے لئے ساڑھے تین ہزار کی تعداد میں دیدہ زیب پاکٹ کیلنڈر چھپوایا گیا جس میں M.T.A کی مختصر وضاحت دی گئی- تمام افراد کو MTA کا تعارف کراتے ہوئے کیلنڈر تقسیم کیا گیا- ایسے لوگوں کی تعداد بہت تھی جنہیں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ سے متعارف کرایا گیا- بہتوں نے رابطہ کرنے کا وعدہ کیا- Visitors Book میں ایک سو سے زائد ایسے لوگوں نے نام‘ پتہ اور فون نمبر درج کئے جو جماعت اور جماعت کی کتابوں سے دلچسپی رکھتے ہیں اور مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں- دو سو پچاس مختلف کتب اور قرآن کریم کے نسخے فروخت کئے گئے- اس موقع پر جناب مولوی سید کلیم الدین صاحب اور مولوی سید عزیز احمد صاحب مربیان سلسلہ اور خدام کی ٹیم نے بھرپور تعاون دیا- بک فیئر کے تمام انتظامات خدام الاحمدیہ دہلی نے کئے- اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جزائے خیر دے- آمین!

(ہفت روزہ بدر قادیان 13-اپریل 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

ارشادات حضرت مصلح موعود

بدظنی اور جھوٹ کو چھوڑ دو

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 1920ء پر 27 دسمبر کو اصلاح نفس کے عنوان سے جو خطاب فرمایا اس کا ایک حصہ پیش کیا جارہا ہے۔

اصلاح نفس کی اقسام

اصلاح نفس دو قسم کی ہوتی ہے اور (دین) نے دونوں قسم کی اصلاحوں کو ضروری قرار دیا ہے۔ ایک اپنی اصلاح اور دوم دوسروں کی اصلاح' پھر آگے اصلاح کی دو قسمیں ہیں۔

(1) بدی کو دور کرنا۔ اس کو عبادت ترکیہ کہتے ہیں۔

(2) عبادت فعلیہ جس کا اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔

تو دو قسم کے کام انسان کے ذمہ ہیں۔ ایک ایسے جو اختیار کرنے والے ہیں اور دوسرے ایسے جن کا چھوڑنا ضروری ہے۔

بدظنی سے بچو

پہلے ان دوسری قسم کے کاموں میں سے بعض کو لیتا ہوں یعنی پہلے میں ترک شر کو لیتا ہوں۔ اس میں سے پہلی بات بدظنی ہے۔ بدظنی سے قرآن کریم نے منع فرمایا ہے اور اس سے اتنے فساد پیدا ہوتے ہیں جن کی کوئی حد نہیں۔ مگر اس زمانہ میں بدظنی کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔ ہر شخص دل میں خواہ مخواہ ہی خیال کر لیتا ہے کہ یوں ہوگا۔ اخبار میں کوئی خبر پڑھتے ہیں تو خیال کر لیتے ہیں کہ گورنمنٹ کا اس سے یہ مطلب ہوگا یا فلاں شخص کی اس سے یہ غرض ہوگی۔ اگر کسی کا کوئی دوست ہو اور اسے کہے کہ ہمارے گھر چلو تو کہیں گے اس میں اس کا کوئی فائدہ ہوگا۔ اور اگر وہ نہ کہے تو کہیں گے آج کل کون کسی کو پوچھتا ہے؟ غرضیکہ ہربات میں بدظنی کرتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی زیادہ چندہ دے تو کہیں گے ریاء کے لئے دیتا ہے اور اگر تھوڑا دے تو کہیں گے بخیل ہے خدا کے لئے دینا جانتا ہی نہیں۔ اگر کوئی نماز پڑھے تو کہیں گے صوفی بنتا ہے اور اگر نہ پڑھے تو کہیں گے کافر ہے۔ اگر کوئی کسی سے ہمدردی کرتا ہے تو کہیں گے اس کی کوئی غرض ہوگی اور اگر نہ کرے تو کہیں گے لوگوں کا خون سفید ہوگیا ہے۔

غرض کہ جو بھی کوئی کام کرے اس کا بد پہلو ہی نکالیں گے اور بدظنی ہی کریں گے۔ حالانکہ یہ بات بہت گندی ہے۔ کیونکہ اگر سب لوگ بدظنی پر اتر آئیں تو نیکی قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور جھوٹ تو لوگ دوسروں سے بولتے ہیں مگر یہ ایسا جھوٹ ہے جو اپنے نفس سے بولتے ہیں اور بہت کم لوگ ہیں جو اس سے بچتے ہیں۔ پھر افسوس تو یہ ہے کہ ہماری جماعت میں بھی بہت ہیں جو اس سے نہیں بچتے۔ کوئی سیکرٹری پر بدظنی کرتا ہے کہ مال کھا جاتا ہے۔ کوئی پریذیڈنٹ کے متعلق کہتا ہے کہ غبن کرتا ہے میں کہتا ہوں اگر اس طرح بدظنی کی گئی تو کسی کو کیا ضرورت ہوگی کہ کام کرے؟ اس طرح بددل ہو کر وہ کام کرنا چھوڑ دے گا اور اس سے سلسلہ کا کام خراب ہوگا بدظنی کرنے والوں کا کیا جائے گا یہاں بھی ایک شاعر کا مصرعہ مجھے یاد آگیا جو کہتا ہے۔

کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

ایک شخص جو کام کرے اگر اس کے کان میں اس قسم کی آوازیں آتی رہیں کہ بہت کھاتا ہے اس نے مکان بنوا لیا ہے شادی کرلی ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو اگلے سال وہ کیا کام کرے گا؟ پھر جس طرح ایک کے متعلق کہا جائے گا اسی طرح دوسرے کے متعلق بھی کہا جائے گا اور وہ بھی کام کرنا چھوڑ بیٹھے گا۔ اس سے ایک طرف تو بدظنی کرنے والا ہلاک ہوگا دوسری طرف جس کی نسبت بدظنی کی جائے گی وہ کام چھوڑ بیٹھے گا اور اس طرح سلسلہ کا کام خراب ہوگا۔ سو اے عزیزو! اس کو بالکل چھوڑ دو۔ کئی لوگ جو ملنے آتے ہیں ایک دوسرے کے متعلق باتیں سناتے ہیں جن کی بنیاد محض بدظنی پر ہوتی ہے اور جن میں محض قیاس اور خیال سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ لوگ ظاہرہ باتوں کی طرف تو توجہ نہیں کرتے۔ دیکھتے ہیں فلاں شخص علی الاعلان نمازوں میں نہیں آتا اس کو کچھ نہیں کہتے۔ دیکھتے ہیں فلاں علی الاعلان عورتوں پر ظلم کرتا ہے اس کو نہیں سمجھاتے۔ اور کئی قسم کے عیب ہیں جو لوگ علی الاعلان کرتے ہیں اور ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ مگر بدظنی کرتے ہوئے پوشیدہ سے پوشیدہ عیبوں کو بیان کریں گے۔ یہ ایک سخت کمزوری اور برا فعل ہے۔ اس سے بچنا چاہئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔(-)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو بہت سے گمان جو دل میں آتے ہیں ان سے بچو اور زیادہ تجسس نہ کیا کرو۔ واقعات کو دیکھا کرو۔ اور بدظنی کو چھوڑ دو۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ؟ پس اس سے الگ رہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے۔ (الحجرات۔13)

بدظنی کے خطرناک نتائج

بدظنی ایسی خطرناک چیز ہے کہ جو شخص اس کو اختیار کرتا ہے وہ اسی حد تک نہیں رہتا کہ اپنے بھائی پر بدظنی کر کے ٹھہر جائے بلکہ وہ ترقی کرتے کرتے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ آخر خدا تعالیٰ پر بھی بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی پر بدظنی کرتا ہے اس کا دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ وہ باپ پر بھی بدظنی کرتا ہے۔ اور جو باپ پر کرتا ہے رسول پر کرتا ہے اور جو رسول پر کرتا ہے وہ خدا پر کرتا ہے۔

بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب انہیں کہا جائے کہ اپنے بھائی پر بدظنی نہ کرو تو کہتے ہیں کہ وہ ہمارا پیر ہے؟ مگر یاد رکھو جو بھائی پر بدظنی کرتا ہے جب اس کو اس کی عادت ہو جاتی ہے تو اس کا دل اسی پر تسلی نہیں پاتا بلکہ وہ اور آگے بڑھتا ہے اور ہوتے ہوتے امام وقت یا رسول کو اپنا نشانہ بنا لیتا ہے اور پھر اس پر بھی صبر نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگ مسلمانوں میں موجود تھے جنہوں نے پہلے اپنے بھائیوں پر بدظنی کی اور پھر رسول کریم ﷺ پر کرنے لگ گئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔(-)

اے رسول! جو مال آتا ہے اس کے متعلق کچھ لوگ بدظنیاں کرتے ہیں کہ اتنا مال جو آتا ہے اس میں سے یہ بھی کچھ لیتا ہی ہے (التوبہ۔58) اصل بات یہ ہے کہ بدظنی کرنے والوں کا اپنا نفس چونکہ گندہ ہوتا ہے اس لئے وہ دوسرے کے متعلق بھی خیال کر لیتے ہیں کہ اس کا بھی ایسا ہی ہوگا۔

میری فطرت میں بدظنی کا مادہ ہی نہیں

میں محض خدا تعالیٰ کے فضل کے اظہار کے لئے نہ کسی اور وجہ سے کہتا ہوں کہ میری فطرت میں بدظنی کا مادہ رکھا ہی نہیں گیا اور بچپن سے میری طبیعت ایسی بنائی گئی ہے کہ بعض باتوں کو میں نے خود دیکھا لیکن مجھے بتایا گیا کہ تمہیں غلطی لگی ہے تو میں نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ اور اس وقت تک میں یہی سمجھتا ہوں کہ مجھے دیکھنے میں غلطی لگی ہوگی اور اصل میں وہ بات اس طرح نہ ہوگی اس طریق نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ اور وہ یہ کہ اور لوگوں کے دلوں میں تو قرآن پر اعتراض پیدا ہوتے ہیں مگر مجھے جواب ہی جواب سمجھائے جاتے ہیں

تو فرمایا کہ ایسے لوگ ہیں جو بزرگوں پر بھی بدظنی کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ان کی ذاتی اور نفسانی غرض ہوتی ہے اگر تو ان کو مال میں سے دے دے تو کہتے ہیں بڑا دیانتدار ہے اور اگر نہ دے تو بدظنی کرتے ہیں کہ خود کھا جاتا ہے۔

بدظنی کتنا بڑا عیب ہے؟

بدظنی' یہ بہت بڑا عیب ہے اور خطرناک عیب ہے اور ایسا خطرناک عیب ہے کہ اس کے مرتکب کا حملہ آخر خدا تعالیٰ تک جا پہنچتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ تم جب اپنے کسی بھائی پر بدظنی کرتے ہو تو خلیفہ جسے خدا کا بنایا ہوا سمجھتے ہو اس پر نہیں کروگے۔ جب ایک قدم اٹھاتے ہو تو دوسرا قدم اٹھانا تمہارے لئے آسان ہو جاتا ہے اور جب خلیفہ پر بدظنی کروگے تو اس سے اگلا قدم رسول پر بدظنی کرنا ہوگا اور جب رسول پر کروگے تو اس سے آگے خدا تعالیٰ تک پہنچو گے۔(-)

جھوٹ ترک کردو

دوسری بات جو قابل ترک ہے۔ اور اس کی بھی کثرت سے مثالیں ملتی ہیں وہ جھوٹ اور جھوٹی شہادت ہے۔ یہ ایک خطرناک گناہ ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ گناہوں کی کلید ہے رسول کریم ﷺ کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا مجھ میں چار ایسے گناہ ہیں جن کو میں چھوڑ نہیں سکتا ان کے چھوڑنے کا مجھے طریق بتائیے آپ نے فرمایا ایک تو چھوڑ دے تین میں چھڑا دوں گا۔ اس نے کہا۔ بہت اچھا۔ آپ نے فرمایا جھوٹ چھوڑ دے اس نے کہا اچھا میں جھوٹ چھوڑتا ہوں۔ یہ عہد کر کے وہ چلا گیا۔ جانے کے بعد جب اسے کسی گناہ کے کرنے کا خیال آیا اور وہ یہ سمجھ کر کرنے لگا کہ اس کے چھوڑنے کا تو میں نے وعدہ نہیں کیا تو اسے خیال آیا کہ اگر اس کے متعلق رسول کریم ﷺ نے پوچھا تو سچ کہنا پڑے گا۔ کیونکہ جھوٹ کے چھوڑنے کا وعدہ کر آیا ہوں۔ پھر میں کیا جواب دوں گا؟ اس طرح وہ ایک دن اس کے کرنے سے رک گیا دوسرے دن پھر جب اسے گناہ کرنے کا خیال آیا تو اسی طرح رک گیا۔ اور جوں جوں وہ رکتا جاتا اس کی طبیعت میں مضبوطی آتی جاتی حتیٰ کہ ایک دن وہ رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ ان گناہوں میں سے میں نے کوئی بھی نہیں کیا اور سب مجھ سے چھوٹ گئے ہیں۔

تو جب کوئی شخص جھوٹ چھوڑ دیتا ہے پھر سب گناہ اس سے چھوٹ جاتے ہیں۔

لوگ جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟

سمجھ میں نہیں آتا کہ لوگ جھوٹ بولتے کیوں ہیں؟ جس آدمی کے متعلق معلوم ہو جائے کہ جھوٹ کا عادی ہے وہ خواہ کوئی بات سنائے اس کی بات پر تسلی نہیں ہوتی اور نہ اس کو کوئی فائدہ ہوتا ہے مگر پھر بھی بالعموم لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور ایسی ایسی باتوں میں جھوٹ بولتے ہیں جن میں وہ خود بھی سمجھتے ہیں کہ کوئی نفع نہیں ہوگا۔ مثلاً یونہی ایک شخص کہہ دے گا میں فلاں فلاں جگہ گیا یا فلاں فلاں کام کیا۔ حالانکہ ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو محض عادت ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک مرض ہے اور اس کا چھوڑنا بھی مشکل کام ہے اس لئے اس کو چھوڑنے کے لئے خاص کوشش کرنی چاہئے۔

کامیابی جھوٹ نہ بولنے میں ہے

بے شک خالص جھوٹ بہت کم لوگ بولتے

ہیں۔ جہاں نقصان کا اندیشہ ہو صرف وہاں ایسا جھوٹ بولتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہم نقصان سے بچ جائیں گے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ کامیابی جھوٹ کے نہ بولنے میں ہی ہوتی ہے۔

حضرت صاحب کا ہی واقعہ ہے۔ آپ نے ایک پیکٹ میں خط ڈال دیا۔ اور اس کا ڈالنا ڈاک خانہ کے قواعد کی رو سے منع تھا مگر آپ کو اس کا علم نہ تھا۔ ڈاک خانہ والوں نے آپ پر نالش کر دی اور اس کی پیروی کے لئے ایک خاص افسر مقرر کیا کہ آپ کو سزا ہو جائے اور اس پر بڑا زور دیا اور کہا کہ ضرور سزا ملنی چاہئے تاکہ دوسرے لوگ ہوشیار رہیں۔ حضرت صاحب کے وکیل نے آپ کو کہا کہ بات بالکل آسان ہے آپ کا پیکٹ گواہوں کے سامنے تو کھولا نہیں گیا۔ آپ کہہ دیں کہ میں نے خط الگ بھیجا تھا شرارت اور دشمنی سے کہا جاتا ہے کہ پیکٹ میں ڈالا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ تو جھوٹ ہوگا۔ وکیل نے کہا اس کے سوا تو آپ بچ نہیں سکتے۔ آپ نے فرمایا خواہ کچھ ہو میں جھوٹ تو نہیں بول سکتا۔ چنانچہ عدالت میں جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے پیکٹ میں خط ڈالا تھا؟ تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے ڈالا تھا مگر مجھے ڈاک خانہ کے اس قاعدہ کا علم نہ تھا۔ اس پر استغاثہ کی طرف سے لمبی چوڑی تقریر کی گئی اور کہا گیا کہ سزا ضرور دینی چاہئے۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں تقریر چونکہ انگریزی میں تھی اس لئے میں اور تو کچھ نہ سمجھتا لیکن جب حاکم تقریر کے متعلق NO'NO (نو' نو) کہتا تو اس لفظ کو سمجھتا۔ آخر جب تقریر ختم ہوئی تو حاکم نے کہہ دیا۔ بری اور کہا کہ جب اس نے اس طرح سچ سچ کہہ دیا تو میں بری ہی کرتا ہوں۔

ہنسی میں جھوٹ

پھر لوگ ہنسی مذاق میں جھوٹ بول لیتے ہیں مگر یہ بھی ناجائز ہے اور یہ بھی جھوٹ ہی ہے اس سے بھی بچنا چاہئے۔

جھوٹی گواہی

پھر جھوٹ کی خاص قسم جھوٹی گواہی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہو تو کوئی اس سے بچ سکتا ہے۔ وہ لوگ جو اور باتوں میں جھوٹ نہیں بولتے وہ بھی اس مرحلہ پر آکر رہ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اس لئے جھوٹی گواہی دے دی کہ فلاں بھائی ناراض نہ ہو جائے۔ مگر اس میں بھی خوب مضبوطی کے ساتھ صداقت پر قائم رہنا چاہئے کئی لوگ ہیں جو اس لئے جھوٹی گواہی دیتے ہیں کہ دوسرے کا منہ رکھیں اور اس کو ناراض نہ ہونے دیں۔ مگر اس سے زیادہ نادان اور بے وقوف کون ہوگا جو دوسرے کا منہ رکھنے کے لئے اپنا منہ کالا کر لے لیکن بہت ہیں جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ تمہیں چاہئے کہ خواہ تمہارے ماں باپ کے خلاف گواہی ہو یا بھائی کے خلاف یا اور کسی عزیز اور رشتہ دار کے خلاف تم کبھی اس کو نہ چھپاؤ اور نہ اس میں جھوٹ ملاؤ بلکہ سچ سچ کہہ دو۔ قرآن کریم میں مومن کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ ماں باپ بہن بھائی جس کے متعلق بھی اسے کوئی گواہی دینی ہو سچی سچی دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو گواہی کو چھپاتا ہے اس کا دل گنہگار ہو جاتا ہے اور جب دل گنہگار ہو گیا تو سب کچھ خراب ہو گیا۔ یہ بھی بہت برا کام ہے اس سے بچنا چاہئے۔ ورنہ اس میں بھی بڑھتے بڑھتے انسان رسول اور خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ جو جھوٹی حدیثیں بنی ہیں وہ ایسے ہی لوگوں نے بنائی ہیں جن کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ اور پھر جھوٹ بولنے والے خدا تعالیٰ کے متعلق بھی جھوٹ سے دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ آتا ہے۔

(ـ)

کہ یہ جو نذریں نیازیں سانڈوں وغیرہ کی دی جاتی ہیں یہ خدا نے مقرر نہیں کیں۔ یہ ان لوگوں نے جو کافر ہیں آپ مقرر کر لی ہیں اور خدا تعالیٰ پر جھوٹا افتراء باندھ دیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے اکثر بے وقوف ہیں۔ (المائدہ 104)

تو ان لوگوں نے آپ نذریں مقرر کر کے کہہ دیا کہ خدا نے مقرر کیں ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ جھوٹ بولنے والے خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولنے سے بھی باز نہیں رہتے۔

پس چونکہ یہ ایسی بات ہے کہ اس میں انسان بڑھتے بڑھتے خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے اس لئے اس کو بالکل چھوڑ دینا چاہئے۔ اور یہ ایسے عیوب میں سے ہے کہ اگر انسان اس سے بچ جائے تو اور سینکڑوں عیوب سے بچ سکتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 5 ص 429 تا 436)

مکرم فرید احمد ناصر صاحب

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

زندگی کے ہر دور میں مختلف شخصیات سے ملاقاتیں انسان کے تجربات میں اضافے کا باعث ہوتی ہیں۔ بطور مربی سلسلہ اپنے سنٹر پر جن آوازوں سے مسلسل واسطہ رہا ان میں سے ایک مجاہد احمدیت مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کی آواز ہوتی تھی جو اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہو چکی ہے۔ 76 برس ایک ایسی عمر ہے جس میں بعض اوقات انسان کی طبیعت میں تلخی کا عنصر بھی نمایاں ہوتا ہے مگر آپ کی طبیعت کی زندہ دلی ایسی تھی کہ گویا جوں جوں بوڑھے ہو رہے تھے اس اعتبار سے توں توں جوان ہوتے ہوئے نظر آرہے تھے۔

خاکسار کا آپ سے اور اسی طرح آپ کا مجھ سے ایک ذاتی تعلق تھا۔ آپ کا دینی ذوق احمدیت قبول کرنے سے قبل ہی بہت اچھا تھا۔ 1934ء میں جبکہ احمدیت کی مخالفت کا ایک طوفان سر اٹھا چکا تھا۔ آپ ان دنوں حصول تعلیم میں مصروف تھے۔ ایک مخلص احمدی سے ملاقات کے بعد آپ کی زندگی میں ایک روحانی انقلاب پیدا ہوا۔ آپ اپنے انہیں حسین دنوں کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ایک دن موقعہ پا کر میں ان سے ملا۔ اس وقت دیگر لڑکے کھیلنے کے لئے گراؤنڈ میں گئے ہوئے تھے اور یہ احمدی نوجوان اکیلے اپنے کمرہ سے باہر کرسی پر بیٹھے ایک کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے مجھے دیکھتے ہی کرسی سے اٹھ بیٹھے اور مجھے کرسی پر بیٹھنے کو کہا' میں نے عرض کیا کہ آپ تشریف رکھیں۔ لیکن ان کے اصرار کرنے پر مجھے کرسی پر بیٹھنا پڑا۔ وہ اپنے لئے ایک دوسری کرسی لے آئے وہ اس پر بیٹھ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کون سی کتاب پڑھ رہے ہیں جواب میں فرمایا کہ ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف "دعوۃ الامیر" کا مطالعہ کر رہا تھا۔ مزید گفتگو کے بعد میں نے مطالعہ کے لئے "دعوۃ الامیر" طلب کی انہوں نے بخوشی یہ کتاب مجھے دیتے ہوئے کہا کہ آپ اسے بغور پڑھیں۔...... "دعوۃ الامیر" میں جس دلکش اور مدلل رنگ میں احمدیت کی صداقت کے دلائل بیان فرمائے ہیں انہیں پڑھ کر میں احمدیت سے بہت حد تک مانوس ہو گیا۔"

(ماہنامہ خالد دسمبر 1958ء)

اسی طرح حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے سیالکوٹ (کبوتروں والی بیت الذکر) میں درس قرآن نے آپ کے دل کی کایا پلٹنے میں بھی ایسا کردار ادا کیا جس کے متعلق مجاہد احمدیت نے خود فرمایا کہ

"حضرت مولوی صاحب کے پر معارف درس کا مجھ پر اس قدر اثر ہوا جس کا اظہار زبان و قلم نہیں کر سکتے"

آخر کار ایک خواب کے بعد آپ نے اپنے آپ کو احمدیت کے سپرد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جن کا تفصیلی تذکرہ "ماہنامہ خالد دسمبر 1958ء میں موجود ہے۔

1935ء میں 14 سال کی لڑکپن کی عمر میں اپنی زندگی کا عظیم فیصلہ کرنے کے بعد آپ کلیتہً خلافت کے در کے گدا بن گئے۔ حضرت مصلح موعود نے 29۔ جنوری 1943ء کو تیسری قسم کا وقف (برائے دیہاتی مربیان) جاری کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ...... جیسے دیہات کے پرائمری سکولوں کے مدرس ہوتے ہیں ایسے (مربی) دیہات کے لوگوں میں سے ہی لئے جائیں۔ ایک سال تک ان کو تعلیم دے کر موٹے موٹے مسائل سے آگاہ کر دیا جائے اور پھر ان کو دیہات میں پھیلا دیا جائے۔"

(الفضل 4۔ فروری 1943ء ص 3)

اس تحریک کی ابتداء میں 15 واقفین نے اپنے آپ کو پیش کیا جن کو علماء سلسلہ کے علاوہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی تعلیم دیا کرتے تھے۔ جس کا ذکر خود حضور نے مجلس مشاورت 1944ء میں کیا۔ ان ابتدائی دیہاتی (مربیان) میں آپ کا نام تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص 99 پر ساتویں نمبر پر آتا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے کا دور جماعت کے لئے ان گنت ترقیات کا پیش خیمہ بنا جس پر "الفضل" اور رسالہ فرقان قادیان نے اس کی عظمت پر بھرپور روشنی ڈالتے مضامین شائع کیے جن علماء نے اس میں بھاری مدد کی ان میں خواجہ خورشید احمد صاحب کا نام بھی پوری شان کے ساتھ جماعت کی تاریخ میں موجود ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد نہم ص 512)

علاوہ ازیں احرار کے متعلق مضامین لکھنے کے سلسلہ میں آپ کی گرانقدر خدمات کا تذکرہ دو مرتبہ نام لے کر حضرت مصلح موعود نے اپنی مجالس عرفان میں کیا۔

محترم خواجہ صاحب ایک زندہ دل رکھنے والے نہایت ہی حسین وجود تھے آپ کی یادیں آپ کی زندگی کے بعد بھی تازہ ہیں۔ اوائل عمری میں ہی وصیت کر دی تھی۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ 12۔ فروری 1997ء کے دن آپ کی وفات نے آپ کے 3 بیٹوں اور دو بیٹیوں کو آپ کے جسمانی تعلق سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ کر دیا۔ اسی کے ساتھ ہی آپ کی 76 برس کی طویل مگر گذرنے میں کلمح البصر زندگی کا مجھ اور مجھ جیسوں کے لئے ایک عارضی انقطاع ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو اور ہمیں بھی آپ کے اوصاف اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کھیل میں مصروف رکھنے سے بھی آوارگی رک سکتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہئے کہ بچے یا پڑھیں یا کھیلیں یا کھائیں اور یا سوئیں۔ کھیل آوارگی نہیں۔ اس لئے اگر وہ دس گھنٹے بھی کھیلتے ہیں تو کھیلنے دو۔ اس سے ان کا جسم مضبوط ہوگا اور آوارگی بھی پیدا نہ ہوگی۔ پس کھیلنا بھی ایک کام ہے جس طرح کھانا اور سونا بھی کام ہے۔ مگر خالی بیٹھنا اور باتیں کرتے رہنا آوارگی ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ جماعت کے بچوں میں یہ آوارگی پیدا نہ ہو۔ کسی کو یونہی پھرتے دیکھیں تو اس سے پوچھیں کہ کیوں پھر رہا ہے۔ اگر باز نہ آئے تو محلّہ کے پریذیڈنٹ کو رپورٹ کریں اور ان سب باتوں کے لئے اصول وضع کریں۔ جن کے ماتحت کام ہو۔ میں نے دیکھا ہے کئی لوگ گھنٹوں دکانوں پر بیٹھے فضول باتیں کرتے رہتے ہیں حالانکہ اسی وقت کو وہ (دعوت الی اللہ) میں صرف کریں تو کئی لوگوں کو احمدی بنا سکتے ہیں لیکن فضول وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر کام کے لئے پوچھا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ فرصت نہیں۔ حالانکہ اگر فرصت نہیں تو دکانوں پر کس طرح بیٹھے باتیں کرتے رہتے ہیں۔

راجہ برہان احمد طالع صاحب

نامور مسلم سائنسدان الجبرا کے بانی
ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ الخوارزمی

"ہمارے محمد بن موسیٰ الخوارزمی علم الفلک کے ساتھ ساتھ ریاضیات کے بھی امام تھے ایسے امام جن کی مہارت و فضیلت نے تمام پچھلے چراغ مدہم کر دیئے۔ خوارزمی پہلے ماہر ریاضیات ہیں جن کی تلمیحات، اشارات پر یورپ کے ماہرین علم الفلک وریاضیات نے کام شروع کیا تھا۔ وہ یورپ کے ایک طرح سے استاد ہیں۔ "الکر موفی" اگر ان کی کتاب "الحساب الجبر والمقابلہ" لاطینی زبان میں نقل نہ کرتا تو یورپ کے اساتذہ حساب وریاضیات کسی دوسرے معلم کا منہ تکتے۔

(تہذیب وتمدن اسلامی جلد 3 ص 407)

نام ونسب

آپ کا اصل نام ابوعبداللہ بن موسیٰ الخوارزمی ہے۔ محمد بن موسیٰ کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ لیکن بعد میں صرف الخوارزمی کے نام سے مشہور ہوئے۔ الخوارزمی آپ کو اس لئے کہتے ہیں کہ آپ الخوارزم میں پیدا ہوئے اور اس سے یہ نسبت آپ کو حاصل ہوئی۔

ولادت

اس زمانہ کے دوسرے کئی نامور مسلم سائنسدانوں کی طرح آپ کے ابتدائی حالات اور خاص کر تاریخ پیدائش و وفات کی تعیین نہیں ہو سکی البتہ اکثر کے نزدیک الخوارزمی 780ء میں خوارزم میں پیدا ہوئے جس کا موجودہ نام خیرہ ہے۔ خیرہ شہر بحیرہ ایرل (Aral) کے جنوب میں واقع ہے۔

بعض کے نزدیک "الخوارزمی کو المجوسی اور القطربلی یعنی دجلہ کے مغرب میں بغداد کے قریب ضلع قطربل کا باشندہ بھی لکھا گیا ہے۔" لیکن اکثر کتب بشمول الفہرست ابن ندیم میں آپ کو خوارزم کا باشندہ ہی لکھا گیا ہے۔

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم روایات کے مطابق گھر ہی میں حاصل کی۔ آپ کے والد صاحب علم ریاضی سے دلچسپی رکھتے تھے اور انہی سے یہ شوق آپ میں آیا۔ علم کے شوقین تو آپ تھے ہی اس لئے جو کتاب بھی ہاتھ لگتی اسے پڑھ ڈالتے۔ پھر ہجرت کر کے بغداد آگئے مگر ابھی بھی اس وقت کی عظیم درس گاہ "بیت الحکمت" تک رسائی نہ ہوئی تھی۔ بہرحال "بیت الحکمت" جو خلیفہ مامون الرشید جیسے علم دوست حکمران کے زیر نگرانی علمی میدان کے مایہ ناز سپاہیوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے تھی کی رکنیت کا سودا ایسا الخوارزمی کے سر پر سوار ہوا کہ مختلف ترکیبیں سوچنے لگا۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک دلچسپ روایت آئی ہے۔

موجد مقالہ نویسی

جدت اور اختراع تو اللہ نے الخوارزمی کو ودیعت کئے ہی تھے۔ چنانچہ ایک دن اس دور کے اعتبار سے نہایت اچھوتا خیال سوجھا۔ الخوارزمی نے شب و روز کی دیدہ ریزی سے علم ریاضی پر ایک تحقیقی مقالہ لکھنا شروع کر دیا۔ مقالہ تیار ہوگیا تو آپ نے "بیت الحکمت" کو بھیج دیا۔ اس مقالے کے پہنچتے ہی بیت الحکمت میں کھلبلی مچ گئی۔ خوارزمی کو فوراً طلب کر لیا گیا۔ ذہین ترین علماء کا ایک بورڈ بیٹھا جس نے اس سے اس مقالے کے بارے میں سوالات کئے اور آخر کار اس کو "بیت الحکمت" کی رکنیت دے دی گئی۔ اس طرح تاریخ میں وہ پہلا شخص تھا جس نے مقالہ لکھنے کا طریقہ نکالا۔ دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں مقالہ لکھنے کا یہ طریق اب باقاعدہ رائج ہے۔ اب بھی مقالہ لکھنے والے کو پروفیسروں کے ایک بورڈ کے سامنے مقالے کے بارے میں کئے گئے سوالات کا جواب دینا پڑتا ہے جو Defence کہلاتا ہے۔

علم ہیئت میں جو تحقیقات ابو عبداللہ الخوارزمی نے کی ہیں دنیا آج تک ان کا احسان نہیں چکا سکی۔ آپ نے کسوف و خسوف کے حسابات اور جدولیں بنائیں۔ ستاروں کی فہرستیں تیار کیں۔ چاند۔ سورج اور دوسرے سیاروں کی حرکتیں اور تمام دنیا کے بڑے بڑے شہروں کے طول بلد اور عرض بلد معلوم کئے۔

(تمدن عرب ص 410)

الخوارزمی "بیت الحکمت" میں

اب باقاعدہ طور پر آپ کو علمی دنیا میں تحقیق و چھان بین کا کافی موقع ملنے لگا۔ اکیڈمی بیت الحکمت میں آپ نے نہ صرف علم ریاضی میں عبور حاصل کیا، بلکہ علم ہیئت میں بھی آپ نے کافی دسترس حاصل کی۔ اس دور میں آپ کو مختلف ریاضی دانوں اور ہیئت دانوں کے علوم سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا اور ابو اسحاق ابراہیم بن سلیمان یعقوب بن طارق۔ محمد بن ابراہیم الفزاری، کی تصانیف جو کہ اس زمانہ کا ایک بیش بہا علمی خزانہ تھا کا مطالعہ کیا اور اس طرح آپ نے علم ریاضی اور علم نجوم میں خاصی شہرت حاصل کی۔ اس اکیڈمی میں آپ کو اقلیدس کے بعض تراجم ملے جو کہ علم ریاضی کا ایک بیش قیمت خزانہ تھا اور آپ نے اس طرح ان علوم سے اپنی پیاس بجھائی۔

وفات

محمد بن موسیٰ الخوارزمی کی وفات کے بارے میں وضاحت نہیں ملتی کہ وہ واپس خوارزم آکر فوت ہوئے یا کہ بغداد میں ہی وفات پائی۔ البتہ زیادہ مؤثر رائے یہی معلوم ہوئی ہے کہ آپ بغداد میں اپنی زندگی کا اکثر حصہ گزارنے کے بعد واپس خوارزم نہیں گئے اور بالآخر یہیں وفات پائی۔

الخوارزمی کے سن وفات کے بارے میں پھر مزید اختلافات پائے جاتے ہیں کوئی 835ء کہتا ہے اور کوئی 847ء مگر زیادہ تر تاریخ نویسوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی وفات 850ء میں ہوئی ہے۔

تصانیف و تالیفات

الخوارزمی کی تصانیف کے بارے میں مختلف ماٰخذ سے معلوم ہوتا ہے کہ "الجبرا" اور "زیج السند ہند" مامون کے عہد میں مکمل کرلی تھیں۔ ہندی اعداد کے بارے میں کتاب اس کے بعد لکھی گئی کیونکہ اس میں "الجبرا" کے حوالے ملتے ہیں۔ یہودی کیلنڈر پر مقالہ غالباً 823-24ء میں لکھا گیا۔ "جغرافیہ" 816-17ء کے فوراً بعد لکھی گئی، کیونکہ اس میں مصر کے ایک غیر معروف گاؤں ممان کا ذکر ملتا ہے جہاں اس سال ایک جنگ لڑی گئی تھی۔ "کتاب التاریخ" جس سے مورخین نے خلیفہ مامون الرشید کے عہد کے ایک واقعہ (826-25ء) کے متعلق اقتباس بھی لیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب 826ء کے بعد لکھی گئی۔

الجبرا

الخوارزمی کی اہم ترین تصنیف "الجبرا" عملی ریاضی کے موضوع پر ہے۔ اس تصنیف کا مقصد لوگوں کو وراثت، شراکت، تجارت اور قانونی مقدمات کے مختلف مسائل کے حل کے بارے میں آسان حسابی طریق کار سے روشناس کرانا تھا۔ اس تصنیف کے صرف پہلے حصے میں الجبرے پر اس مضمون کے جدید مفہوم کے اعتبار سے بحث کی گئی ہے۔ دوسرا حصہ پیائش و مساحت کے بارے میں ہے۔ تیسرا طویل ترین حصہ ترکے کے مسائل کے متعلق ہے۔ پہلے حصے میں (جو نظری الجبرے سے متعلق ہے) یک درجی اور دو درجی مساواتوں پر بحث کی گئی ہے۔ الخوارزمی کے نزدیک اس نے جس طرز کے مسئلے پیش کئے ہیں وہ تمام کے تمام چھ معیاری صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں تبدیل کئے جاسکتے ہیں۔

ہندسہ "0" Zero اور لفظ Algorism (الگورثم) کا موجد

الخوارزمی (محمد بن موسیٰ) نے ہمیں لفظ الگورثم سے متعارف کر دیا اور اسی طرح الگورتھم سے جس کا مطلب ہے۔ ایسی سائنس جس میں نو ہندسوں اور ایک صفر سے حساب نکالا جاسکے۔

اسی طرح مصنف کتاب Makers of Mathematics لکھتا ہے۔

ایک عرب ریاضی دان جس کا نام الخوارزمی تھا اور جو المامون کی لائبریری میں کام کرتا تھا 825ء میں اس نے کتاب لکھی اور اس وقت سے ہندوستان میں صفر کے لئے اشارہ ایجاد کیا گیا۔

الخوارزمی صرف الجبرا اور حساب کے میدان میں ہی پیش پیش نہیں تھا بلکہ وہ علم النجوم کا بھی بہت ماہر تھا۔

الغرض محمد بن موسیٰ الخوارزمی اسلام کے ابتدائی دور کے سب سے بڑے ریاضی دان تھے اور فلسفہ ریاضی اور اس کے طریق کار کے متعلق آپ نے بہت کچھ لکھا بلکہ یہ کہنا ہرگز غلط نہ ہوگا کہ آپ نے اس موضوع پر سب سے پہلے مستند کتب تصنیف کیں، لیکن افسوس کہ آپ کی فراہم کردہ مکمل معلومات و ایجادات ہم تک نہ پہنچ سکیں مگر پھر بھی آج تک آپ کی بے پناہ شہرت کا پایا جانا آپ کے بلند علمی مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔

کہنے کو الخوارزمی کے بارے میں ہماری معلومات بہت مختصر ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو یہ چند سطور ایک وسیع علم کے ذخیرہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

عبدالحلیم سحر صاحب

آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک

ترقی پذیر ممالک اور خاص طور پر آجکل پاکستان میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک دونوں کا کافی چرچا ہے بلکہ ان ممالک میں جب ان دونوں اداروں کا وفد آتا ہے تو اس کے حکومتی لیول اور معاشی لیول میں بے یقینی کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے مذاکرات شروع ہونے سے پہلے مہنگائی کا ایک طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔

آئیے اب جائزہ لیتے ہیں کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کیا ہیں کب اور کن مقاصد کے لئے یہ دونوں ادارے قائم کئے گئے تھے اور ان سے کیا کچھ حاصل کیا گیا ہے ان کا دائرہ اختیار کیا تھا اس وقت ان کی نوعیت کیا تھی اور اب کیا ہے۔ یہ دوسری جنگ عظیم کی بات ہے جب جنگ کی تباہ کاریوں نے ساری دنیا کی معیشتوں کو درہم برہم کر دیا تھا۔ جنگ کے بعد دنیا کے بڑے بڑے ممالک نے کافی سوچ بچار کے بعد ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا جو دنیا کے تمام ممالک کے درمیان مفاہمت اور باہمی تعلقات کے لئے کام کرے۔ جرمنی کا اس جنگ میں بہت زیادہ نقصان ہوا چنانچہ جرمنی نے اس بات پر زور دیا کہ ایسے ادارے بھی قائم کئے جائیں جو جنگ کے بعد تباہ کن اثرات کو معیشت سے دور کریں اور اس کی بحالی میں معاون و مددگار ثابت ہوں۔ اور انہیں ایک قائم کردہ فنڈ میں سے آسان شرائط پر قرضہ فراہم کریں اس طرح اتفاق رائے سے یہ طے پایا کہ تین ادارے قائم کئے جائیں ایک ایسا ادارہ جو دنیا بھر کے ممالک کو اپنے تجارتی خسارے کم کرنے کے لئے قرضے فراہم کرے۔ دوسرا ادارہ جو دوسری جنگ عظیم میں تباہی کا شکار ہونے والے یورپ کی تعمیر نو کا کام کرے اور تیسرا ادارہ جو دنیا بھر کے ملکوں کے درمیان تجارتی جھگڑوں اور ڈیوٹی کی شرح میں توازن قائم کرے اور باہمی تجارت میں درپیش مسائل کو حل کرے۔ چنانچہ دنیا بھر کے ماہرین معاشیات اور سیاستدانوں کے اجلاسات منعقد کئے گئے نتیجتاً "آئی ایم ایف" "ورلڈ بینک" اور انٹرنیشنل ٹریڈ آرگنائزیشن کا قیام عمل میں آیا۔

آئی ایم ایف کا بنیادی مقصد یہ ٹھہرایا گیا کہ یہ دنیا بھر کے ممالک کو باہمی تجارت میں پیدا ہونے والے خسارے کو کم کرنے کے لئے قرضہ فراہم کرے گا۔ اس ادارے کے قیام کے لئے برطانوی ماہر اقتصادیات لارڈ کینز کی سفارشات پر عملدرآمد کرتے ہوئے امریکہ نے سب سے زیادہ فنڈز فراہم کئے۔ اس طرح دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد آئی ایم ایف بین الاقوامی مالیاتی ادارے (انٹرنیشنل مانیٹرنگ فنڈ) کا قیام عمل میں آیا۔ فنڈز زیادہ مہیا کرنے کے لحاظ سے چونکہ امریکہ نمبر ایک رہا ہے قدرتی طور پر اس ادارے پر اس کا بہت زیادہ اثر ہے۔ آئی ایم ایف کی اجازت کے بغیر کوئی ملک یا ادارہ کسی بھی ملک کو قرضہ نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے آئی ایم ایف کا این او سی حاصل کرنا لازمی شرط ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ یہ بذات خود بہت کم مقدار میں قرضے فراہم کرتا ہے جبکہ مقابلتاً فرانس، جرمنی، جاپان، کینیڈا، روس، کوریا اور آسٹریلیا یہ دنیا کے بیشتر ممالک کو سب سے زیادہ قرضے فراہم کرتے ہیں لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ دنیا بھر کے مقروض ممالک کو کنٹرول آئی ایم ایف کرتا ہے۔

آئی ایم ایف ہی تمام قرضے دینے والے ممالک سے ان کی رپورٹ پر کسی بھی ایسے ملک کو جسے وہ کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔ قرض کی عدم ادائیگی کی صورت میں "نادہندہ" قرار دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ اس طرح یہ کسی بھی ملک کو قابو رکھنے کے لئے ایک طاقت ور ادارہ ہے۔

ورلڈ بینک جس کا اصل نام انٹرنیشنل بینک فار دی کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ ہے اس کے قیام کا مقصد دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ کی تعمیر نو کے لئے قرض فراہم کرنا تھا۔ اس سے یورپ کو کافی فائدہ پہنچا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بینک نے دنیا کے دوسرے ممالک کو بھی ان کے ترقیاتی کاموں کے لئے قرض فراہم کرنے شروع کر دیئے۔ اس بینک پر بھی بڑے ممالک کا کنٹرول ہو گیا۔

اب بڑے ممالک آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے ذریعہ دنیا کے ممالک کے سیاسی اور معاشی معاملات کو کنٹرول کرتے ہیں۔

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے قیام کا مقصد دنیا بھر کے ممالک کے درمیان ہونے والے تجارتی جھگڑوں، درآمدی ڈیوٹی کی شرح کے تصفیہ، ممالک کے باہمی تجارتی معاہدے کروانا تھا۔ یہ ادارہ بھی طاقتور ممالک کے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے تحت ایک بڑا معاہدہ "گیٹ" دنیا کے تمام ممالک کے لئے کیا گیا۔ جس کے مطابق سب ممالک ایک دوسرے کے لئے اپنی درآمدی ڈیوٹی کی شرح کو بتدریج کم کرتے ہوئے صفر پر لے آئیں گے اور دنیا میں آزادانہ تجارت شروع ہو گی تمام ممبر ممالک کے وزرائے تجارت نے اس معاہدے پر دستخط کر دیئے لیکن مشکل ان ممالک کے لئے بنی جن کے ریونیو کا تمام دارومدار کسٹم اور درآمدی ڈیوٹی پر تھا۔ اس معاہدے کا اثر پاکستان پر بھی ہوا اور اسے اپنی درآمدی ڈیوٹی کی شرح میں کمی کرنا پڑی اور یہ شرح 100% سے کم کر کے 45% تک کرنا پڑی جس سے ریونیو میں نمایاں کمی ہوئی۔

یہ تینوں ادارے اب اپنے مقاصد سے دور ہٹتے جا رہے ہیں یہ دنیا بھر کے ممالک کی سیاست اور معیشت کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ حکومتوں کے معاشی منصوبوں میں ان کا عمل دخل بہت بڑھ گیا ہے جس سے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے۔ مہنگائی، افراط زر اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔

اگر مشکل حالات میں ان اداروں سے قرض حاصل کیا جاتا ہے تو لینے والے ممالک کو چاہئے کہ اس کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنائیں یہ نہ ہو کہ پہلے قرضے واپس کرنے کی بجائے اور قرضے لیتے چلے جائیں اس سے ملک کا وقار گرتا ہے اور ساکھ خراب ہوتی ہے۔ اگر پھر عدم ادائیگی کی صورت میں یہ ادارے اپنی کڑی شرائط منواتے ہیں تو پھر قصور قرض واپس نہ کرنے والے ممالک کا ہے۔

ایک بات مدنظر رکھنی بہت ضروری ہے کہ ان اداروں کے ساتھ مذاکرات خفیہ نہیں ہونے چاہئیں ان کی تفصیل سامنے آنی چاہئے کہ کتنا قرض حاصل کیا گیا ہے کن کن ترقیاتی کاموں میں اور منصوبوں میں لگے گا اور اس کی واپسی کی کیا صورت ہوگی۔

اب سوال یہ ہے کہ قرضے کیوں حاصل کئے جاتے ہیں اس کا آسان سا فارمولا ہے جب ملکی بجٹ بنایا جاتا ہے تو کہ اکثر خسارے کا بجٹ ہوتا ہے۔ اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے ہر حکومت کو فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے ہر سال چاہئے ہوتے ہیں اور وہ ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے ساتھ ساتھ دنیا کے امیر ممالک سے حکومت حاصل کرتی ہے۔ اگر یہ قرضہ یا امداد نہ ملے تو خسارے کو پورا کرنے کے لئے حکومت عوام پر براہ راست ٹیکس لگاتی ہے۔

دوسری طرف قرضہ واپس نہ ہو سکنے کی صورت میں مزید قرضہ حاصل کیا جاتا ہے اس طرح ملک قرضوں در قرضوں کے نیچے دبتے چلے جاتے ہیں۔

پاکستان میں پہلی مرتبہ 1955ء میں قرض حاصل کیا گیا اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا اور آج ہم قرضوں کے بوجھ تلے بری طرح دبے ہوئے ہیں اور معیشت زبوں حالی کا شکار ہے۔

پاکستان پر قرضوں کا بوجھ کچھ اس طرح ہے۔

سال	مالیت
1955-56	4 کروڑ ڈالر
1956-57	7 کروڑ 80 لاکھ ڈالر
1957-58	7 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1958-59	9 کروڑ 70 لاکھ ڈالر
1959-60	14 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1960-61	17 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1961-62	22 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1962-63	40 کروڑ 80 لاکھ ڈالر
1963-64	66 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1964-65	1 ارب 2 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1965-66	1 ارب 32 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1966-67	1 ارب 69 کروڑ 60 لاکھ ڈالر
1967-68	2 ارب 9 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1968-69	2 ارب 57 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1969-70	2 ارب 95 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1970-71	3 ارب 42 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1971-72	3 ارب 76 کروڑ 60 لاکھ ڈالر
1972-73	4 ارب 2 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1973-74	4 ارب 42 کروڑ 70 لاکھ ڈالر
1974-75	4 ارب 75 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1975-76	5 ارب 75 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1976-77	6 ارب 34 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1977-78	7 ارب 18 کروڑ 40 لاکھ ڈالر
1978-79	7 ارب 79 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1979-80	8 ارب 65 کروڑ 80 لاکھ ڈالر
1980-81	8 ارب 76 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1981-82	8 ارب 79 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1982-83	9 ارب 31 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1983-84	9 ارب 46 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1984-85	9 ارب 73 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1985-86	11 ارب 10 کروڑ 80 لاکھ ڈالر
1986-87	12 ارب 2 کروڑ 30 لاکھ ڈالر
1987-88	12 ارب 91 کروڑ 30 لاکھ ڈالر
1988-89	14 ارب 19 کروڑ ڈالر
1989-90	15 ارب 9 کروڑ 40 لاکھ ڈالر
1990-91	15 ارب 47 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1991-92	17 ارب 36 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1992-93	19 ارب 4 کروڑ 40 لاکھ ڈالر
1993-94	20 ارب 32 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1994-95	22 ارب 11 کروڑ 70 لاکھ ڈالر
1995-96	22 ارب 27 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1996-97	23 ارب 1 کروڑ 60 لاکھ ڈالر
1997-98	32 ارب 3 کروڑ 5 لاکھ ڈالر

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

آسمان کا رنگ نیلا کیوں ہے

ہماری زمین، مختلف قسم کی گیسوں سے بنے ہوئے ایک وسیع چادر نما خول میں لپٹی ہوئی ہے۔ سب جاندار مخلوق کے لئے سانس لینا نہایت ضروری ہے۔ یہ سانس دراصل ہوا کا دوسرا نام ہے۔ ہوا کئی طرح کی گیسوں مثلاً آکسیجن، نائٹروجن، کاربن ڈائی اکسائیڈ، پانی کے بخارات اور کئی طرح کے ذرات کا مجموعہ ہے۔ سورج کی تیز روشنی جب زمین سے ٹکراتی ہے تو یہ تمام گیسیں اس سفید روشنی کو کئی مختلف رنگوں میں تقسیم کر دیتی ہیں۔ ان رنگوں میں لال، سنہرا، پیلا، نیلا، ہرا اور بنفشی رنگ شامل ہوتے ہیں۔ ان رنگوں میں اکیلا نیلا رنگ ہی باقی کے رنگوں سے گہرا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ باقی سب رنگوں کو اپنے میں سمیٹ کر ختم کر دیتا ہے۔ جس سے ہر طرف ہی نیلا رنگ پھیل جاتا ہے۔ اس لئے آسمان نیلا نظر آتا ہے۔ جس جگہ ان گیسوں کا وجود نہیں۔ مثلاً چاند...... وہاں آسمان کا رنگ لال دکھائی دیتا ہے۔ چاند کی سطح بے حد چمکدار ضرور رہتی ہے۔ مگر چونکہ اس کے گرد کوئی گیس نہیں ہے اس لئے سورج کی تیز روشنی کو وہ کسی رنگ میں نہیں بدل سکتی۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پانچوں بڑی طاقتیں راضی

پانچوں بڑی طاقتیں اپنے ایٹمی ہتھیاروں کے مکمل خاتمے پر رضامند ہو گئی ہیں۔ دنیا کو جوہری ہتھیاروں سے پاک کرنے کیلئے مل جل کر بھرپور کوشش کریں گے۔ یہ اعلان پانچوں بڑی طاقتوں امریکہ، روس، فرانس، برطانیہ اور چین نے کیا ہے۔ ایٹمی ہتھیار نہ رکھنے والے ممالک نے ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمہ کی جانب ان کوششوں کی جانب اس فیصلے کو اہم پیش رفت قرار دیا ہے۔ پانچوں طاقتوں نے اپنے ایٹمی ہتھیار ختم کرنے کیلئے کسی مدت کا ذکر نہیں کیا۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق اس سمجھوتے پر عمل درآمد میں کئی برس بھی لگ سکتے ہیں امریکی حکام نے یہ کہہ کر اس سمجھوتے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ ابھی اس سمجھوتے کا مسودہ نامکمل ہے۔ ان بڑی طاقتوں نے جو معاہدہ طے کیا ہے اس پر میکسیکو، آئرلینڈ، جنوبی افریقہ، مصر، سویڈن، نیوزی لینڈ اور برازیل نے اس فیصلے پر کڑی تنقید کی ہے۔ ان ممالک نے ایٹمی طاقتوں کا یہ بیان مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ان طاقتوں کو اپنے علاوہ دوسری ریاستوں سے بھی ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے کی کوششیں کرنا ہوں گی۔

فجی میں وزیراعظم کا تختہ الٹ دیا گیا

فجی میں بھارتی نژاد وزیراعظم مہندر اچوہدری کی حکومت کا پہلا سال مکمل ہوتے ہی ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ کلاشنکوف سے مسلح سات افراد نے پارلیمنٹ میں داخل ہو کر وزیراعظم اور ان کی کابینہ کو یرغمال بنا لیا۔ اس انقلاب کے لیڈر جارج پائٹ ہیں جو اپوزیشن رکن پارلیمنٹ سام پائٹ کے بیٹے ہیں۔ انقلابیوں نے اپوزیشن کے رکن پارلیمنٹ براتوٹموچی کو عبوری وزیراعظم نامزد کر دیا ہے۔ ملک میں آئین منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ہنگامی حالت کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ دارالحکومت میں بھارتی باشندوں کی دکانیں لوٹ لی گئی ہیں۔ ہزاروں شہری گھربار چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ کئی عمارتیں نذر آتش کر دی گئی ہیں۔ بھارت نے حکومت کا تختہ الٹے جانے پر سخت احتجاج کیا ہے اور حکومت کو فوراً بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ فجی کی آٹھ لاکھ کی آبادی میں 51 فیصد نسلی باشندے اور 43 فیصد بھارت نژاد ہیں۔ دونوں گروپوں میں کئی مہینوں سے کشیدگی چلی آ رہی تھی۔

بھارت میں علیحدگی پسندوں کے حملے

بھارت کی شورش زدہ شمال مشرقی ریاست منی پور میں تشدد کے واقعات میں ایک مجسٹریٹ اور 4 پولیس اہلکاروں سمیت 26۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں 6 علیحدگی پسند چھاپہ مار بھی شامل ہیں جو منی پور ریاست کے دارالحکومت اپہال میں ہلاک ہوئے ہیں جبکہ مجسٹریٹ اور ان کے پولیس گارڈ آسام میں باغیوں کے حملے میں مارے گئے۔

ادھر پڑوسی ریاست تری پورہ میں باغیوں کے ایک حملے میں آٹھ بنگالی آبادکاروں کو ہلاک کر دیا گیا۔ دریں اثناء بھارت کی ریاست آسام میں دو علیحدگی پسند گروپوں نے مشترکہ کارروائی کے دوران 6 فوجیوں کو ہلاک کر دیا جبکہ 2 فوجی زخمی ہو گئے۔ 25 چھاپہ ماروں نے خودکار رائفلوں سے ڈھانگی گاؤں کے قریب مورچہ بند ہو کر کارروائی کی۔ بھارت کی کئی ریاستوں میں اس وقت علیحدگی کی تحریک زور شور سے چل رہی ہے۔

جنوبی کوریا کے وزیراعظم مستعفی

ٹیکس چوری سکینڈل میں ملوث ہونے پر جنوبی کوریا کے وزیراعظم پارک تائی جون مستعفی ہو گئے ہیں۔ چند روز قبل عدالت نے اپنی رولنگ میں کہا تھا کہ وزیراعظم پراپرٹی ٹیکس چوری کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ان کی جگہ خزانے اور اقتصادی امور کے وزیر لی ہن کو ملک کا قائمقام وزیراعظم مقرر کیا گیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق مستعفی ہونے سے پہلے پارک تائی جون نے ٹیکس سکینڈل کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے عوام سے معافی مانگی۔

بھارت کے دو فوجی ہیلی کاپٹر تباہ

بھارت کے دو فوجی ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گئے۔ اس حادثے میں چھ بھارتی فوجی مارے گئے۔ تفصیلات کے مطابق بھارت کا ایک فوجی ہیلی کاپٹر جنوبی ہماچل پردیش میں فنی خرابی کے باعث تباہ ہونے سے چار افراد ہلاک جبکہ راہول ریجن میں بھارتی ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے دو افراد ہلاک ہوئے۔

تامل باغیوں کا دعویٰ 100۔ فوجی ہلاک

سری لنکا کے تامل باغیوں نے جافنا شہر کے مضافات میں فوجی چھاؤنی پر قبضہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق باغیوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے اس لڑائی میں 100۔ سے زیادہ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" ربوہ شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران بھمبر۔ میرپور کوٹلی آزاد کشمیر۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ مردان۔ نوشہرہ۔ پشاور (صوبہ سرحد) تشریف لا رہے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ اور عہدیداران جماعت احمدیہ سے خصوصی طور پر تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر (ر) مربی سلسلہ مقیم لاہور کی طبیعت زیادہ ناساز ہے اور بلڈ پریشر کی وجہ سے دماغ پر بھی اثر ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے احباب سے شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا لطف الرحمٰن خالد صاحب ابن محترم ماسٹر عبدالرحمٰن اتالیق صاحب کئی روز سے بوجہ گردوں میں انفیکشن شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم شہادت علی شاہد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ محترمہ ولائت بیگم صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور سی ایم ایچ راولپنڈی میں داخل ہیں۔ موصوفہ کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم اسماعیل عبدالماجد صاحب مینیجر مسلم کمرشل بنک ربوہ ابن مکرم قریشی غلام احمد صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کے دل کا بائی پاس آپریشن 23 مئی کو لاہور میں متوقع ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

اعلان بابت مکرم ناصرالدین عبداللہ صاحب

○ مکرم مولوی ناصرالدین عبداللہ صاحب فاضل سنسکرت پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان موضع بگوں نزد قادیان کے باشندہ تھے۔ اس گاؤں کے قریب کے دیہات کے احباب سارے مغربی پنجاب میں منتقل ہو گئے تھے۔ ان کے سسرال والے بھی۔ جن احباب کو پاکستان میں محترم مولوی صاحب یا ان کے اقارب کا ایڈریس معلوم ہو تو برائے مہربانی مطلع فرمائیں تا ان کی وفات وغیرہ کے بارے میں کوائف معلوم کئے جا سکیں۔

ملک صلاح الدین مولف رفقاء احمد۔
معرفت نظارت درویشان۔ ربوہ

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمود احمد انجم صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کے والد مکرم عبدالحمید صاحب مورخہ 13۔ مئی 2000ء وفات پاگئے ان کی نماز جنازہ مورخہ 14۔ مئی کو بعد نماز فجر بیت الحمد دارالیمن وسطی میں ادا کی گئی اور عام قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم نے تقریباً 90 سال سے زیادہ عمر پائی۔ مرحوم حکیم بشیر احمد صاحب سابق انسپکٹر بیت المال کے بڑے بھائی تھے۔ مرحوم نے ربوہ کے قیام کے وقت سے ہی یہاں سکونت اختیار کی تھی مرحوم کے 3 بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔

گمشدہ نقدی

○ ایک بٹوا جس میں دس ہزار روپے نقد اور شناختی کارڈ بنام حفیظ احمد ولد ریاض احمد نیاز تھا جمعہ کے روز کالج روڈ پر آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

حفیظ احمد ولد ریاض احمد نیاز
معرفت عرفان ہومیو پیتھک کلینک
کالج روڈ۔ ربوہ فون 212153

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد افتخار احمد چوہدری صاحب سیکرٹری وقف نو محلہ ناصر آباد شرقی ربوہ کی اہلیہ محترمہ راشدہ افتخار صاحبہ مورخہ 14۔ مئی 2000ء کو بوقت پونے آٹھ بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 57 سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔ 15۔ مئی بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر دعا بھی کروائی۔

آپ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم سابق صدر دارالرحمت غربی کی بہو۔ مکرم ہادی علی صاحب مربی سلسلہ لندن کی بھاوجہ۔ اور مکرم حافظ خالد افتخار صاحب مربی سلسلہ و معاون صدر خدام الاحمدیہ کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 5

کتب جن سے استفادہ کیا گیا

(1) تہذیب و تمدن اسلامی از رشید اختر ندوی
(2) تمدن عرب از سید علی بلگرامی
(3) Islam a way of life by: philip.k.Hitt
(4) Makers of Mathematics by Alfred Hooper
(5) دائرہ معارف اسلامیہ
(6) الفہرست ابن ندیم ترجمہ محمد اسحاق بھٹی (ادارہ ثقافت اسلامیہ)

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 20 مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 22۔ مئی۔ غروب آفتاب۔ 7-05
منگل 23۔ مئی۔ طلوع فجر۔ 3-29
منگل 23۔ مئی۔ طلوع آفتاب۔ 5-05

ملک بھر میں ہڑتال

تاجروں اور دینی جماعتوں کی اپیل پر ملک بھر میں عمومی طور پر ہڑتال رہی۔ دکانیں بند اور کاروبار ٹھپ رہا۔ بڑے شہروں میں ہڑتال زیادہ کامیاب رہی متعدد مقامات پر دینی جماعتوں کے کارکنوں نے بھی احتجاج کیا۔ ہڑتال دو روز اور جاری رکھنے کی اپیل کی گئی ہے۔ تاجر رہنما عمر سیلیا نے کہا ہے کہ کامیاب ہڑتال پر تاجر برادری اور عوام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مذاکرات پر تیار ہیں مگر بیوروکریسی کو عیاشی نہیں کرنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہڑتال نے ثابت کردیا ہے کہ تاجر متحد ہیں۔ جنرل سیلز ٹیکس کسی صورت ادا نہیں کریں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنے موقف سے نہیں ہٹا سکتی۔ تاجروں نے سیلز ٹیکس کے علاوہ سروے فارم، پراپرٹی ٹیکس، تاجر کے قتل اور دیگر ریونیو معاملات کے خلاف احتجاجاً ہڑتال کی۔

جہاں ہڑتال نہیں ہوئی

جن شہروں میں ہڑتال نہیں ہو سکی ان میں شیخوپورہ، قصور، حافظ آباد، گجرات، کھاریاں، لالہ موسیٰ اور سرگودھا شامل ہیں۔ سیالکوٹ میں جزوی ہڑتال رہی۔

دینی جماعتوں کے مطالبات

دینی جماعتوں نے جن مسائل کو ہڑتال کا موضوع بنایا ان میں جمعہ کی چھٹی کی بحالی، آئین کی تمام اسلامی دفعات کو پی سی او کا حصہ بنانے، دینی مدارس کے خلاف کارروائیاں بند کرنے اور این جی اوز پر پابندی لگانے کے مطالبات شامل ہیں۔

کراچی میں دوسرے روز بھی مظاہرے

توڑ پھوڑ

کراچی میں مولانا یوسف لدھیانوی کے قتل پر دوسرے روز بھی شدید ہنگامے جاری رہے۔ 50 دکانیں، 3 بنک، 2 پولیس چوکیاں، سینما اور 35 گاڑیاں نذر آتش کی جاچکی ہیں۔ فوج نے حساس مقامات کا کنٹرول سنبھال لیا۔ ڈبل سواری پر پابندی عائد کردی گئی۔ 150 سے زائد افراد کو ہنگاموں اور مولانا لدھیانوی کے قتل کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔ امن وامان برقرار رکھنے کے لئے کور کمانڈر نے علماء سے ملاقات کی۔ ہنگامی صورت حال سے نبٹنے کے لئے 40 ہنگامی مراکز قائم کردیئے گئے۔

دو جلی ہوئی لاشیں

کراچی کے ہنگاموں کے دوران ایک بنک کے سٹرانگ روم سے دو جلی ہوئی لاشیں برآمد ہوئیں۔ خیال ہے یہ افراد لوٹ مار کی نیت سے بنک میں داخل ہوئے مگر آتشزدگی کی وجہ سے دم گھٹنے سے ہلاک ہوگئے۔

مولانا لدھیانوی سپرد خاک

مولانا یوسف لدھیانوی کو رات گئے ہزاروں افراد کی موجودگی میں آہوں اور سسکیوں کے درمیان سپرد خاک کردیا گیا۔ ملک بھر سے آنے والوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ جامع مسجد نیو ٹاؤن کراچی میں رات پونے دس بجے ادا کی گئی۔ بعد ازاں ان کو جامع مسجد خاتم النبیین سے متصل پلاٹ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ آزاد کشمیر سمیت ملک بھر میں ان کے قتل پر احتجاج ہوا۔ کئی شہروں میں جلسے جلوس اور مظاہرے ہوئے۔

حکومت کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ ہڑتال سے حکومت کی صحت پر اثر نہیں پڑتا حکومت اپنے موقف سے ایک قدم نہیں ہٹے گی۔ تاجر جو چاہیں کر لیں۔ جنرل سیلز ٹیکس نے تو نافذ ہونا ہے انہوں نے کہا کہ تاجر مذاکرات کرنا چاہتے ہیں تو حکومت تیار ہے۔ ہڑتال کرنا چاہتے تو شوق سے کریں۔

حکومت نے کسی سے رابطہ نہیں کیا

ملک بھر میں تاجروں کی ہڑتال کے پہلے دن حکومت نے کسی تاجر تنظیم سے رابطہ نہیں کیا۔ تاجروں نے مذاکرات کیلئے شرط عائد کی ہے کہ مجوزہ انکم ٹیکس سروے ختم کیا جائے، باڑہ مارکیٹوں میں آپریشن 31۔ دسمبر 2000ء تک ملتوی کیا جائے۔ ایک تاجر لیڈر نے کہا کہ ہڑتالوں میں بنگلہ دیش کا ریکارڈ توڑ دیں گے۔ ایک اور تاجر نے جو ہڑتال کے مخالف ہیں کہا کہ ہڑتال پر اکسانے والے بھارتی لابی کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔

مشرف کو حمایت نہ ملی

جنرل پرویز مشرف حکومت سنبھالنے کے بعد اب تک 19 ممالک کے دورے کرچکے ہیں تاہم وہ ابھی تک خاطر خواہ حمایت حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

چترال میں بموں کے دھماکے

چترال شہر میں واقع آغا خان فاؤنڈیشن کے دفاتر میں جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب زوردار دھماکے ہوئے جس کے نتیجے میں کھڑکیاں دروازے ٹوٹ گئے۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

مسعود اظہر روک دیئے گئے

بھارتی طیارہ کی ہائی جیکنگ کے نتیجہ میں رہائی پانے والے مولانا مسعود اظہر کو جو مولانا یوسف لدھیانوی کے جنازہ میں شرکت کے لئے آئے تھے کراچی میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

سپریم کورٹ کی قرارداد

سپریم کورٹ کی فل کورٹ میں منظور ہونے والی ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ جب تک کوئی پٹیشن سماعت کے لئے منظور نہ ہو جائے اس وقت تک اسے اخباروں میں شائع نہ کیا جائے۔

پاک امریکہ مذاکرات 14 جون

ایٹمی عدم پھیلاؤ اور سلامتی پر پاکستان اور امریکہ کے درمیان مذاکرات واشنگٹن میں 14 جون کو ہونگے۔ یہ مذاکرات دو دن جاری رہیں گے پاکستان کے وزیر خارجہ اور امریکہ کے نائب وزیر خارجہ اپنے اپنے ملکوں کی نمائندگی کریں گے۔

چائنیز سموسے، چائنیز برگر، شامی کباب، فرائڈ چکن، اٹالین آئس کریم، ملکو مگ، ٹھنڈے دودھ کی بوتلیں
ھبہ فاسٹ فوڈ
ریلوے روڈ ربوہ
فون 211638

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ 04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر : غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

نظام ہضم اور کیوریٹو ادویات

کیوریٹو میڈیسن انٹرنیشنل قریباً 40 سال سے جدید ہومیوپیتھک ادویات کے ذریعہ خدمت خلق کر رہی ہے۔ اس ریسرچ کے نتیجہ میں 700 مجرب SPECIFIC ہومیوپیتھک ادویات پیش کرنے میں یہ ادارہ دنیا بھر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل میں نظام ہضم کی پرانی امراض کیلئے چند ادویات پیش ہیں۔

بدہضمی، پیٹ درد، اسہال، بھوک کی کمی وغیرہ کیلئے گھریلو استعمال کی دوا جسکا ہر وقت گھر میں رکھنا مفید ہے	DIGESTIN	100 TABS Rs .20/-
بھس، کمی خون، کمزوری جگر، خون کا صحیح پیدا نہ ہونا	Anemia Cure	(4 Caps) Rs.25/-
پرانی قبض پاخانہ سخت زیادہ وقفہ یا دقت سے آنا	Constipation Cure	(4 Caps) Rs.25/-
پرانی پیچش، پاخانہ مروڑ اور خون آؤں کے ساتھ آنا	Dysentry Cure	(4 Caps) Rs.25/-
پیٹ میں ہوا، ریح پیدا ہونا، ڈکار، اپھارہ وغیرہ	Flatulence Cure	(4 Caps) Rs.25/-
معدہ کی جلن، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	Heart Burn Cure	(4 Caps) Rs 25/-
بدہضمی، بھوک کی کمی، غیر ہضم شدہ پاخانے آنا	Indigestion Cure	(4 Caps) Rs.25/-
یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، خرابی جگر	Jaundice Cure	(4 Caps) Rs.25/-
معدہ کا السر زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن کیلئے	Stomach Ulcer Cure	(4 Caps) Rs.25/-
پیٹ کے کیڑے (کرم امعاء) بھوک زیادہ، نیند میں دانت پیسنا	Worms Cure	(4 Caps) Rs.25/-

ادویات اور لٹریچر : ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست کمپنی کے نام خط لکھ کر طلب فرمائیں

سٹاکسٹ : ☆ کیوریٹو ہومیو سٹور 14 علامہ اقبال روڈ نزد بوہڑ والا چوک لاہور فون 6372867
☆ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار فیصل آباد 647434
☆ ملتان ہومیو سٹور گھنٹہ گھر ملتان فون 513805
☆ کیوریٹو ہومیو سٹور اینڈ کلینک سکندر پورہ بازار پشاور فون PP220014
☆ جرمن ہومیو سٹور بوہڑ بازار راولپنڈی فون 558442
☆ صابر ہومیو فارمیسی توغی روڈ کوئٹہ فون 825736
☆ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپرلیس مارکیٹ کراچی فون 5661498
☆ عادل ہومیو سٹور سبزی منڈی حالی روڈ حیدرآباد فون 880854

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
فون ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز آفس 211283 فیکس 212299 (92-4524)

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61